اسلامیات (لازمی)	انٹر (پارٹ-I)	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2017ء (دوسرا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) توحید کی دو اقسام لکھیے۔

جواب: توحید کی دو اقسام درج ذیل ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات میں یکتا تسلیم کرنا۔

2- اللہ تعالیٰ کو اُس کی صفات میں یکتا تسلیم کرنا۔

(ii) صفاتِ باری تعالیٰ کی یکتائی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: صفاتِ باری تعالیٰ کی یکتائی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی صفاتِ کاملہ کا مالک ہے جو کسی اور فرد میں موجود نہیں۔ وہ اپنے علم، قدرت، ارادہ، سمع اور بصر ہر صفت میں یکتا اور بے مثل ہے۔

(iii) رشتہ داروں کے چار حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: رشتہ داروں کے چار حقوق درج ذیل ہیں:

1- اپنے ضرورت مند رشتہ داروں کی ضرورت کا خیال رکھیں، تاکہ انھیں غیروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔

2- جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کریں اس میں ترجیح اپنے رشتہ داروں کو دیں۔

3- انھیں احساسِ تنہائی اور احساسِ کمتری کا شکار نہ ہونے دیں۔

4- ان کی خوشی اور غمی میں شریک ہوں۔

(iv) منکرینِ آخرت کے دو شبہات تحریر کیجیے۔

جواب: منکرینِ آخرت کے دو شبہات درج ذیل ہیں:

1- اور کہنے لگے: کیا جب (مرنے کے بعد) ہم گم ہو جائیں گے زمین میں تو کیا ہم از سرِ نو پیدا کیے جائیں گے۔

2- کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں گی۔

(v) روزہ کے دو مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب: روزہ کے دو مقاصد درجِ ذیل ہیں:

1- تقویٰ کا حصول 2- ضبطِ نفس

(vi) جہاد کی دو اقسام تحریر کیجیے۔

جواب: جہاد کی دو اقسام درجِ ذیل ہیں:

1- جہاد بالقلم 2- جہاد بالسیف

(vii) زکوٰۃ کے دو مصارف لکھیے۔

جواب: زکوٰۃ کے دو مصارف درجِ ذیل ہیں:

1- ان تنگ دست لوگوں کی اعانت جن کے پاس کچھ نہ ہو۔

2- ان لوگوں کی اعانت جو زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم ہیں۔

(viii) اولاد کے دو حقوق لکھیے۔

جواب: اولاد کے دو حقوق درجِ ذیل ہیں:

1- اچھی پرورش اور تربیت کرنا۔

2- مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا اور اچھی جگہ نکاح کرنا۔

(ix) دہشت گردی کے معاشرے پر دو اثرات تحریر کیجیے۔

جواب: دہشت گردی کے معاشرے پر دو اثرات درجِ ذیل ہیں:

1- معاشرے میں فتنہ و فساد برپا ہونے سے امن و امان تباہ ہو جاتا ہے۔

2- معاشرے میں خوف و ہراس پھیلنے سے طاقت کا توازن بگڑ جاتا ہے۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) بچوں پر رحمت کے بارے میں فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تحریر کیجیے۔

جواب: مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ ۔ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(ii) مسجد کو مساوات کی ایک عملی تربیت گاہ کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: مسجد کو مساوات کی ایک عملی تربیت گاہ اس لیے کہا گیا ہے کہ مسلمان رنگ و نسل، علاقے اور طبقے کے امتیازات سے بے نیاز ہو کر شانے سے شانہ ملا کر ایک امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ جس سے عملی مساوات کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

(iii) مشرکینِ مکہ نے خاندان بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں کیوں محصور کیا تھا؟

جواب: دشمنانِ حق نے جب یہ دیکھا کہ ان کی تمام تدبیروں کے باوجود حق کا نور چاروں طرف پھیلتا جا رہا ہے تو انھوں نے نبوت کے ساتویں برس محرم الحرام میں خاندان بنو ہاشم سے مقاطعہ کر لیا۔ بنو ہاشم سے ہر قسم کا لین دین اور تعلقات منقطع کر لیے۔ اور بنو ہاشم کا خاندان تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہا۔

(iv) فتح مکہ کے موقع پر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ والوں سے کیا سلوک کیا؟

جواب: تمام قریش ندامت سے سر جھکائے کھڑے تھے کہ ہمیں ہمارے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے گروہِ قریش! تم جانتے ہو میں تمھارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں۔ انھوں نے جواب دیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نیکی کا برتاؤ کریں گے، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خود مہربان ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کچھ الزام نہیں تم پر آج، بخشے اللہ تم کو اور وہ ہے سب مہربانوں کا مہربان۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آنِ واحد میں تمام لوگوں کو معاف کر دیا۔

(v) مدنی سورتوں کی دو خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: مدنی سورتوں کی خصوصیات میں سے دو درج ذیل ہیں:

1- مدنی سورتوں میں نبی کریم ﷺ کی عظمت، نبوت، ختمِ نبوت، مقام اور احترام کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔

2- مدنی سورتوں میں معاشرتی، معاشی اور سیاسی مسائل کے ساتھ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت، عدل و احسان کا حکم، تجارت میں لین دین کے احکام اور جہاد کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔

(vi) قرآنِ مجید کی دو خوبیاں تحریر کیجیے۔

جواب: قرآنِ مجید کی دو خوبیاں درج ذیل ہیں:

1- یہ پُرتاثیر اور سچی کتاب ہے۔

2- حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

(vii) حدیث کا مفہوم واضح کیجیے۔

جواب: عربی زبان میں لفظ حدیث وہی مفہوم رکھتا ہے جو ہم اردو میں گفتگو، کلام یا بات سے مراد لیتے ہیں۔ چونکہ حضور ﷺ گفتگو اور بات کے ذریعے سے پیامِ الٰہی کو لوگوں تک پہنچاتے، اپنی تقریر اور بیان سے کتاب اللہ کی شرح کرتے اور خود اس پر عمل کر کے دکھاتے تھے، ان سب کے مجموعے کا نام حدیث ہے۔

(viii) آیتِ قرآنی کا ترجمہ کیجیے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۭ

جواب: ترجمہ: ''ہرگز نہ حاصل کر سکو گے نیکی میں کمال جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ۔''

(ix) درج ذیل حدیث کا ترجمہ کیجیے:

اَلْمُؤْمِنُ اَخُوا الْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ اِنِ اشْتَكٰى شَيْئًا مِنْهُ اَلَمَ ذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ جَسَدِهٖ

جواب: ترجمہ: ''ہر مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ جیسے ایک جسم، اگر اس جسم کا کوئی حصہ

بھی تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ اپنے سارے جسم میں تکلیف محسوس کرے گا۔"

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- رسالت کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیے۔ نیز انبیاؑ کی خصوصیات لکھیے۔ (8)

جواب : رسالت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

رسالت کے لغوی معنی' پیغام پہنچانا ہیں۔ پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے۔
اصطلاح میں رسول اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہو۔ رسول اللہ کے برگزیدہ اور منتخب کردہ ہوتے ہیں۔

انبیاؑ کی خصوصیات

جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 4۔

سوال :5- نوٹ لکھیے: (الف) دیانت داری (ب) عدل وانصاف (8)

جواب : (الف) دیانت داری:

معاشی اور معاشرتی تعلقات کی استواری کے لیے دیانت ایک بنیادی شرط ہے۔ جس معاشرے سے دیانت داری ختم ہو جائے وہاں کاروباری معاملات سے لے کر گھریلو تعلقات تک ہر جگہ ناقابلِ اصلاح بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے پر سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ اسلام اپنے نام لیواؤں کو ان تمام نقصانات سے بچانے کے لیے دیانتداری کی تلقین کرتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا

ترجمہ: "بے شک اللہ تم کو فرماتا ہے کہ پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو۔"

دنیا و آخرت میں فلاح حاصل کرنے والوں کی صفت بیان کی گئی:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝

ترجمہ: نیز وہ (مومن بامراد ہیں) جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں۔

نبی کریم ﷺ منصب نبوت پر سرفراز ہونے سے قبل بھی عرب کے بددیانت معاشرے میں ''الامین'' کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ احساسِ دیانت کا یہ عالم ہے کہ لوگ آپ ﷺ کے قتل کے درپے ہیں اور آپ ﷺ کو ان کی امانتیں واپس لوٹانے کی فکر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''محفل میں کی جانے والی باتیں بھی امانت ہیں۔''

یعنی ایک جگہ بات سُن کر دوسری جگہ سنانا بھی بددیانتی میں داخل ہے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ وہ اپنی تمام جسمانی و روحانی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھیں۔ اس احساس کے ساتھ اس کو استعمال کریں کہ ایک روز اللہ کو حساب دینا ہے۔

اسی لیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس میں دیانت نہیں، اس میں ایمان نہیں۔''

(ب) عدل و انصاف

جواب کے لیے پرچہ 2015ء (دوسرا گروپ)، سوال نمبر 5۔

سوال 6: حفاظت قرآن مجید پر ایک تفصیلی نوٹ تحریر کیجیے۔ (8)

جواب: قرآنِ مجید کی حفاظت:

قرآنِ مجید کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''ہم نے خود اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔''

اس آیت میں تین باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں:

اول: یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ یعنی معمولی درجہ کی کتاب نہیں، بلکہ سب سے بلند و بالا ہستی نے، جو تمام قوتوں کا مالک ہے، انسانوں کی راہنمائی کے لیے اسے نازل فرمایا ہے۔

دوم: یہ کتاب ذکر ہے۔ ذکر کے معنی نصیحت کے ہیں۔ یعنی یہ کتاب لوگوں کی نصیحت اور

بھلائی کی خاطر نازل کی گئی ہے۔

سوم: یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے۔ یعنی اس کتاب کو قطع و برید اور تحریف سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ برخلاف دوسری آسمانی کتابوں کے کہ وہ تحریف کے عمل سے بچ نہ سکیں۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن جس شان سے اترا ہے بغیر کسی تبدیلی کے اب بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ اگرچہ اس کے نازل ہونے کے بعد سے اس وقت تک بڑی مدت گزر چکی ہے' اس کی زبان' فصاحت و بلاغت اور اصول و احکام اپنی جگہ قائم ہیں۔ مزید یہ کہ زمانہ کتنا ہی گزر جائے اور تقاضے اور ضروریات کتنی ہی بدل جائیں' لیکن قرآن ہر زمانے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ سلطنتیں اور حکومتیں قرآن کو دبانے کی کتنی ہی کوشش کریں اس کی آواز دب نہیں سکتی۔ غرضکہ حفاظتِ قرآن کا وعدۂ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقے سے پورا ہو کر رہا کہ اس کے مقابل بڑے بڑے مخالفوں کے سر نیچے ہو گئے۔ اپنے تو اپنے' غیروں نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے' لہٰذا جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت آپ اس کی قرأت کو غور سے سنتے رہیں پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔''

خود رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اس کو یاد کرنے اور لکھنے کا اہتمام فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کی بڑی تعداد حافظِ قرآن تھی۔ اس کے علاوہ قرآنِ مجید پتھر کی سِلوں' کھجور کے پتوں' اونٹ کے شانہ کی ہڈی پر مختلف اجزاء کی صورت میں لکھا ہوا موجود تھا۔